الحمد للہ والمنت

کہ رسالہ تالیف کردہ مجدد دوران مسیح الزمان

مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان موسوم بہ

الہامی الہامی

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا ※ حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

فتحِ اسلام

اور

خداتعالےٰ کے تجلی خاص کی بشارت اور اس کی پیروی کی راہوں اور اس کی تائید کے طریقوں کی طرف دعوت

بار دوم ماہ جولائی ۱۸۹۷ء

باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع ریاض ہند پریس امرتسر

مطبع ضیاء الاسلام قادیاں میں چھپا

قیمت بلا محصول ڈاک ..... ۲؍

تعداد جلد ۷۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

فتح اسلام اور خدا تعالیٰ کے تجلی خاص کی بشارت اور اس کی پیروی کی راہوں اور اسکی تائید کے طریقوں کیطرف دعوت

رَبِّ انفخ رُوحَ برکتہٍ فی کلامی ھذا واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیہ

اے ناظرین عافاکم اللہ فی الدنیا والدین۔ آج یہ عاجز ایک مدت مدید کے بعد اُس الٰہی کارخانہ کے بارہ میں جو خدا تعالیٰ نے دین اسلام کی حمایت کیلئے میرے سپرد کیا ہے ایک ضروری مضمون کیطرف آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہے۔ اور میں اُس مضمون میں جہانتک خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے مجھے تقریر کرنے کا مادہ بخشا ہے اس سلسلہ کی عظمت اور اس کارخانہ کی نصرت کی ضرورت آپ صاحبوں پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں تا وہ حق کی تبلیغ جو مجھ پر واجب ہے اُس سے میں سبکدوش ہو جاؤں۔ پس اس مضمون کے بیان کرنے میں مجھے اس سے کچھ غرض نہیں کہ اس تحریر کا دلوں پر اثر کیا پڑیگا۔ صرف غرض یہ ہے کہ جو بات مجھپر فرض ہے اور جو پیغام پہنچانا میرے پر فرضِ لازمہ کیطرح ہے وہ جیسا کہ چاہئیے مجھ سے ادا ہو جائے خواہ لوگ اُسکو بسمع رضا سنیں اور خواہ کراہت اور قبض کی نظر سے دیکھیں۔ اور خواہ میری نسبت نیک گمان رکھیں اور یا بدظنی کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِی اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

اب مین ذیل مین وہ مضمون جسکا اوپر وعدہ دیا ہے لکھتا ہون۔

اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگون پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جسمین ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہین یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جسقدر امور ہین سب مین سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے وہ چیز جسکو ایمان کہتے ہین اُس کی جگہ چند لفظون نے لیلی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جنکا نام اعمال صالحہ ہے۔ اُن کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہین اور جو حقیقی نیکی ہے اُس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے اُس کے جذبات اُسکے جاننے والون پر نہایت بد اثر کرنیوالے اور ظلمت کیطرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہین۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہین۔ ان علوم مین دخل رکھنے والے دینی امور مین اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہین۔ کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولون اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ عبادت کے طریقون کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہین۔ اُن کے دلون مین خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت اور عظمت نہین بلکہ اکثر اُن مین سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانون کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہین۔ جو لوگ کالجون مین پڑھتے ہین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہین ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہین۔ یہہ مینے صرف **ایک شاخ** کا ذکر کیا ہے۔ جو حال کے زمانہ مین ضلالت کے پہلون سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخین بھی ہین جو اس سے کم نہین! عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اُٹھ گئی ہے کہ گویا بکلی مفقود ہو گئی ہے۔ دنیا کمانیکے لئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین۔ جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو وہی سب سے زیادہ لایق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ناراستی بد دیانتی۔ حرام کاری۔ دغا بازی دروغ گوئی۔ اور نہایت درجہ کی روبہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بدذاتی سے بھری ہوئی خصلتین پھیلتی جاتی ہین۔ اور نہایت بیرحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہین۔ اور جذبات بہیمیہ اور سبعیہ کا ایک طوفان اُٹھا ہوا ہے اور جسقدر لوگ ان علوم اور قوانین مروجہ مین چست و چالاک ہوتے جاتے ہین اُسیقدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی

طبعی خصلتین اور حیا شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتین انہین کم ہوتی جاتی ہین۔

عیسائیون کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سرنگین طیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کیلئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتونکو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک مفتری کے موقع اور محل پر کام مین لا رہے ہین۔ اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کے جدید جدید صورتین تراشی جاتی ہین۔ اور اس انسانِ کامل کی سخت توہین کر رہے ہین جو تمام مقدسون کا فخر اور تمام مقربون کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولون کا سردار تھا۔ یہانتک کہ ناٹک کے تماشاؤن مین نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادی پاک اسلام کے بڑے بڑے پیرائیون مین تصویرین دکھلائی جاتی ہین اور سوانگ نکالے جاتے ہین۔ اور ایسی افترائی تہمتین تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہین جنین اسلام اور نبی پاک کی عزت کو خاک مین ملا دینے کیلئے پوری حرم زدگی خرچ کیگئی ہے۔

اب ای مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیرون کے روکنے کے لیے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم مین استعمال کئے گئے اور پرمکر حیلے کام مین لائے گئے اور انکے پھیلانے مین جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششین کی گئین یہانتک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جنکی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ مین ختم کئے گئے یہہ کرسچن قومون اور تثلیث کے حامیون کیجانب سے وہ ساحرانہ کارروائیان ہین کہ جب تک انکے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالی وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھادے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نکرے۔ تب تک اس جادوِ فرنگ سے سادہ لوح دلون کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالی نے اس جادو کے باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچے مسلمانون کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام۔ اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخشکر مخالفین کے مقابل پر بھیجا۔ اور بہت سے آسمانی تحایف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے طیار کیا ہے سو اے مسلمانون! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیون کے اٹھانیکے لئے خدا تعالی کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہین تھا کہ سحر کے

مقابل پر معجزہ بھی دنیا مین آتا۔ کیا تمہاری نظروں مین یہ بات عجیب اور اَن ہونی ہے کہ خداتعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئی ہین ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خداتعالیٰ نے اس ضرورت کیوقتمین اور اس گہری تاریکیکو دنمیں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کرکے بغرض اعلاء کلمہ اسلام واشاعت نور حضرت خیرالانام اور تائید مسلمانون کے لئے اور نیز انکی اندرونی حالت کے صاف کرنیکے ارادہ سے دنیا مین بھیجا تعجب تو اس بات مین ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جسنے وعدہ کیا تھا کہ مین ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا۔ اور اُسے سرد اور بے رونق اور بے نور نہین ہونے دونگا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھکر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادون پر نظر ڈالکر چپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نکرتا جسکو اپنے پاک کلام مین موکد طور پر بیان کرچکا تھا۔ پھر مین کہتا ہون کہ اگر تعجب کی جگہہ تھی تو یہہ تھی کہ اُس پاک رسول کی یہہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جسمین فرمایا گیا تھا۔ کہ ہر ایک صدی کے سر پر خداتعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہیگا کہ جو اُس کے دین کی تجدید کریگا ✠ سو یہ تعجب کا مقام نہین بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانیکا وقت ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی مین ایک منٹ

✠ صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اُردو یا فارسی مین ترجمہ کرکے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہین ہین جنکو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ موخر الذکر طریق تو شیطانی راہون کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دُنیا مین پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلف اور نفاق اور خوض سے یہہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتین ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہین انکو مجددیت سے کچھہ علاقہ نہین یہ تمام اُمور خداتعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھکر نہین اللہ جل شانہ فرماتا ہے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ اور فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاویگا اور مجذوم

کا بھی فرق پڑنے نہین دیا اور نہ صرف اُس پیشگوئی کو پوری کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزارون
پیشگویون اور خوارق کا دروازہ کھولدیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ
جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اُسکے شوق مین ہی سفر کر گئین وہ
وقت تمنے پالیا اب اُسکی قدر کرنا یا نکرنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ مین ہے
مین اسکو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے مین رُک نہین سکتا کہ مین وہی ہون
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلون مین قایم کر دیا جاے
مین اُس طرح بھیجا گیا ہون جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جسکی روح ہیروڈیس
کے عہد حکومت مین بہت تکلیفون کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی سو جب دوسرا کلیم اللہ
جو درحقیقت مین سب سے پہلا اور سید الانبیا ہے دوسرے فرعونون کی سرکوبی کیلئے آیا جسکے حق مین ہے
انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ تو اُس
کو بھی جو اپنی کارروائیون مین کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ مین اُس سے بزرگتر تھا ایک مثیل المسیح قوت اور
طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اُسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے

حاشیہ
دوسرون کے بدنون کو کیا صاف کریگا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اوّل عاشقانہ جوش
کے ساتھ اُس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو پھر دوسرون
مین جلد یا دیر سے اُسکی سرایت ہوتی ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کیطرف سے مجدّدیت کی قوت پاتے
ہین وہ نرے استخوان فروش نہین ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم
اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہین خدا تعالیٰ اُنہین اُن تمام نعمتون کا وارث
بناتا ہے جو نبیون اور رسولون کو دیجاتی ہین اور اُن کی باتین از قبیل جوشیدن ہوتی ہین نہ محض
از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہین نہ مجرد قال سے اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی اُنکے
دلون پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہین اور اُنکی گفتار
اور کردار مین دنیا پرستی کی ملونی نہین ہوتی۔ کیونکہ وہ بکلّی مصفّا کئے گئے اور بتمام و کمال کھینچے
گئے ہین۔ منہ۔

مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھوین صدی مین آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر
تھا جیسا کہ کمل لوگون کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتین اُسی زمانہ کی ہم
شکل زمانہ مین اُترا۔ جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والون کے لئے نشان ہو ‡
پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنیمین جلدی نکرے تا خدا تعالی سے لڑنے والا نہ ٹھہرے
دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہین وہ اسکو قبول نہین
کرین گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے جو انکی غلطی اُنپر ظاہر کر دیگا۔ "دنیا مین ایک نذیر آیا
پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے
اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ یہ انسان کی بات نہین خدا تعالی کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔

‡ یہہ زمانہ جس مین ہم ہین یہہ ایک زمانہ ایسا ہے کہ ظاہر پرستی اور روح اور حقیقت سے دوری اور دیانت
اور امانت سے محرومی اور سچائی اور اخلاقی پاکیزگی سے مہجوری اور لالچ اور بخل اور حب دنیا سے معموری
اس زمانہ مین عام طور پر ایسی ہی پھیل گئی ہے کہ جیسی حضرت مسیح ابن مریم کے ظہور کیوقت
یہودیون مین پھیلی ہوئی تھی پس جیسے یہودی لوگ اُس زمانہ مین بکلی حقیقی نیکی سے بے خبر ہو گئے
تھے صرف رسوم اور عادات کو نیکی سمجھتے تھے اور علاوہ اسکے دیانت اور امانت اور اندرونی
صفائی اور عدالت اُنمین سے بالکل اُٹھ گئی تھی سچی ہمدردی اور سچے رحم کا نام و نشان نہین
رہا تھا اور انواع اقسام کی مخلوق پرستی نے معبود حقیقی کی جگہ لیلی تھی ایسا ہی اس زمانہ مین
یہ تمام بلائین ظہور مین آگئی ہین حلال چیزون کو شکر اور مشکورانہ فروتنی کے ساتھ استعمال
نہین کیا جاتا حرام کے ارتکاب سے کوئی کراہت اور نفرت باقی نہین رہی خدا تعالی کے
بزرگ حکم تاویلون کے ساتھ ٹال دئیے جاتے ہین۔ ہمارے اکثر علما بھی اُسوقت کے فقیہون
اور فریسیون سے کم نہین مچھر چھانتے اور اونٹ کو نگل جاتے ہین آسمان کی بادشاہت
لوگون کے آگے بند کرتے ہین نہ تو آپ اُسمین جاتے ہین اور نہ جانیوالونکو جانے دیتے ہین
لمبی چوڑی نمازین پڑھتے ہین مگر دلمین اُس معبود حقیقی کی محبت اور عظمت نہین منبرون پر بیٹھکر
بڑی رقت آمیز وعظ کرتے ہین مگر اُنکے اندرونی کام اَور ہی ہین۔ عجیب ہین اُنکی آنکھین کہ
باوجود اُنکے دلون کی سرکشی اور مفسدانہ ارادونکے رونیکا بہت ملکہ رکھتی ہین۔ اور عجیب ہین
اُنکی زبانین کہ باوجود سخت بیگانہ ہونے دلون کے آشنائی کا دم بھرتی ہین۔ اسی طرح یہہ دینت

اور مین یقین رکھتا ہون کہ اُن حملون کے دن نزدیک ہین۔ مگر یہہ حملے تیغ و تبر سے نہین ہونگے اور تلوارون اور بندوقون کی حاجت نہین پڑیگی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اتریگی اور یہودیون سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہین؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہون نے بالاتفاق یہودیون کے قدم بقدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کریگی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جاویگی اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتون مین آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کیساتھ پھر چڑھے گا

حاشیہ: کی خصلتین ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہین تقویٰ اور خداترسی مین بڑا فرق آگیا ہے ایمانی کمزوری نے الٰہی محبت کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ دُنیا کی محبت مین لوگ دبے جاتے مین اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ حضرت عالی سیدنا و مولانا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بطور پیشگوئی فرما چکے ہین کہ اس اُمت پر ایک زمانہ آنیوالا ہے جسمین وہ یہودیون سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کریگی اور وہ سارے کام کر دکھائیگی جو یہودی کر چکے ہین یہانتک کہ اگر یہودی چوہے کے سوراخ مین داخل ہوئے ہین تو وہ بھی داخل ہوگی تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا اگر ایمان ثریا مین معلّق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہ سے بھی پالیتا یہہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہے جسکی حقیقت الہام الٰہی نے اس عاجز پر کھولدی اور تصریح سے اُسکی کیفیت ظاہر کردی اور مجھہ پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ کھولدیا کہ حضرت مسیح بن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ[14] سو برس بعد پیدا ہوا اُس زمانہ مین کہ جبکہ یہودیون کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہوگئی تھی اور بوجہ کمزوری ایمان کے اُن تمام خرابیون مین پھنس گئے تھے جو درحقیقت بے ایمانی کی شاخین ہین پس جبکہ اس اُمت کو بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدّت گزری تو وہی آفات اِنمین بھی بکثرت پیدا ہوگئین جو یہودیون مین پیدا ہوئی تھین تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو ان کے حق مین کی گئی تھی۔ پس خدا تعالیٰ نے اِن کیلئے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینیوالا مثیل مسیح اپنی قدرت کاملہ سے بھیجدیا۔ مسیح جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سننے کے ہون سُنے یہہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگون کی نظر مین عجیب اور اگر کوئی اس

جیسا کہ پہلی چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا ضرور نہیں ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے رُوکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ **اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا**۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان

بقیہ حاشیہ

امر کی تکذیب کرے تو پہلے راستبازوں کی بھی تکذیب ہو چکی ہے۔ یوحنا یعنے یحییٰ کو جو ذکریا کا بیٹا تھا **یہودیوں** نے ہرگز قبول نہیں کیا۔ حالانکہ **مسیح** نے اُس کے بارے میں شہادت دی کہ یہ وہی ہے جو آسمان پر اُٹھایا گیا تھا جس کے پھر آسمان سے اُترنے کا پاک نوشتوں میں وعدہ تھا۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے جو ابراہیم کے دل کے موافق دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک **ابراھیم** ہے اور جو عمر فاروق کا دل رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عمر فاروق ہے۔ کیا تم یہ حدیث پڑھتے نہیں کہ اگر اس اُمت میں بھی محدث ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو وہ عمر ہے۔ اب کیا حدیث کے یہ معنی ہیں کہ محدثیت حضرت عمر پر ختم ہو گئی۔ ہرگز نہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی روحانی حالت عمر کی روحانی حالت کے موافق ہو گئی وہی ضرورت کے وقت پر محدث ہوگا۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی ایک مرتبہ اس بارے میں الہام ہوا تھا **فیک مادۃ فاروقیۃ**۔ سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل **براہین احمدیہ** میں بہ بسط تمام مندرج ہیں حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے۔ اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کریگا۔ بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں

کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا ہے۔ سو اُس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیجکر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کیطرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ اُن شاخوں کے **ایک شاخ** تالیف اور تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کے

بقیہ حاشیہ

اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور اُن کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں۔ جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اُترنا کیا معنے رکھتا ہے سو واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر اور ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنے آسمان سے اُترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہنکر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اُس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اُس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اُس نور کا پرتوہ پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دیجاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کیجاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اُس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کیطرف

غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھہ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتون کو غیر قومون پر
پورا کرنے کے لئے شایع ہو چکے ہین اور آئیندہ ضرورت کے وقتون مین ہمیشہ ہوتے رہینگے۔
تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے
اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہین جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتون کی تحریک
سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہین یہہ شاخ بھی برابر نشو و نما مین ہے۔ اگرچہ بعض دنون مین کچھہ کم
مگر بعض دنون مین نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسون مین ساٹھ
ہزار سے کچھہ زیادہ مہمان آئے ہون گے اور جسقدر انہین سے مستعد لوگون کو تقریری ذریعون سے

کھسکتے چلے آتے ہین اور قومون مین ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھہ لوگ گمان کرتے ہین
کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کیطرف پلٹا کھایا ہے۔ لیکن درحقیقت یہہ کام اُن فرشتون
کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اُترتے ہین اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے
کے لئے غیر معمولی طاقتین بخشتے ہین۔ سوئے ہوئے لوگون کو جگا دیتے ہین۔ اور مستون کو
ہشیار کرتے ہین۔ اور بہرون کے کان کھولتے ہین۔ اور مُردون مین زندگی کی روح پھونکتے ہین۔
اور اُن کو جو قبرون مین ہین باہر نکال لاتے ہین۔ تب لوگ یکدفعہ آنکھین کھولنے لگتے ہین اور اُنکے
دلون پر وہ باتین کھلنے لگتی ہین جو پہلے مخفی تھین اور درحقیقت یہہ فرشتے اُس خلیفۃ اللہ سے
الگ نہین ہوتے اُسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیہ ہوتے ہین جو اپنی قوت مقناطیسی
سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہین خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور
خواہ آشنا ہو یا بکلی بیگانہ اور نام تک سے بےخبر ہو غرض اُس زمانہ مین جو کچھہ نیکی کیطرف حرکتین ہوتی ہین۔
اور راستی کے قبول کرنے کیلئے جوش پیدا ہوتے ہین خواہ وہ جوش ایشیائی لوگون مین پیدا ہون
یا یورپ کے باشندون مین یا امریکہ کے رہنے والون مین درحقیقت اُنہین فرشتون کی تحریک سے
جو اُس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اُترتے ہین ظہور پذیر ہوتے ہین۔ یہہ الٰہی قانون ہے جسمین کبھی تبدیلی
نہین پاؤ گے۔ اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نکرو
چونکہ یہہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھہ خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہے اسلئے تم صداقت کے نشان
ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہین بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتون کی فوجین آسمان
سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلون پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن

روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُنکے مشکلات حل کر دیئے گئے اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس مین کچھ شک نہین کہ یہ زبانی تقریرین جو سائلین کے جواب مین کیگئین یا کیجاتی ہین یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھہ بیان کیا جاتا ہے یہہ طریق بعض صورتون مین تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلون مین بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہین اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلم بند ہوکر شائع کیا گیا باقی جسقدر مقالات انبیاء ہین وہ اپنے اپنے محل پر تقریرون کی طرح پھیلتے رہے ہین عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لکچرار کی طرح ضرورتون کے وقتون مین مختلف مجالس

پہلا نشان شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفتہ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتون کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلون کو حق کیطرف پھیرین سو تم اس نشان کے منتظر رہو اگر فرشتون کا نزول نہوا اور اُنکے اُترنے کی نمایان تاثیرین تمنے دنیا مین نہ دیکھین اور حق کیطرف دلون کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہین ہوا۔ لیکن اگر یہہ سب باتین ظہور مین آگئین تو تم انکار سے باز آؤ۔ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔

دوسرا نشان یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو اُن نورون سے خاص کیا ہے جو برگزیدہ بندون کو ملتے ہین جن کا دوسرے لوگ مقابلہ نہین کر سکتے۔ پس اگر تم کو شک ہو تو مقابلہ کے لئے آؤ اور یقیناً سمجھو کہ تم ہرگز مقابلہ نہین کر سکو گے۔ تمہارے پاس زبانین ہین مگر دل نہین۔ جسم ہے مگر جان نہین۔ آنکھون کی پتلی ہے مگر اُسمین نور نہین۔ خدا تعالیٰ تمہین نور بخشے تا تم دیکھہ لو۔

تیسرا نشان یہہ ہے کہ وہ برگزیدہ نبی جس پر تم ایمان لانیکا دعویٰ کرتے ہو اُس پاک نبی علیہ السلام نے اس عاجز کے بارے مین لکھا ہے جو تمہاری صحاح مین موجود ہے جس پر آج تک تم نے کبھی غور نہین کی سو تم دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانی دشمن ہو کہ اُنکی تصدیق کے لئے نہین بلکہ تکذیب کیلئے فکر کر رہے ہو۔ اب بہتیرے تم مین سے کفر کا فتویٰ لکھین گے اور اگر ممکن ہوتا تو قتل کر دیتے لیکن یہ حکومت اُس قوم کی حکومت نہین جو اشتعال مین بہت زیادہ اور سمجھنے مین بہت نالایق اور اخلاقی بردباری سے بہت پیچھے رہی ہو اور یہودیت کی روح کو زندہ کر کے دکھلا رہی ہو۔ یہ حکومت اگرچہ ایمانی فضیلتون اور برکتون کو اپنے ساتھ نہین رکھتی تاہم ہیروڈیس کے عہد حکومت سے جسکے ساتھ حضرت مسیح بن مریم

اور محافل مین اُنکے حال کے مطابق روح سے قوت پاکر تقریرین کرتے تھے مگر نہ اس زمانہ کے متکلمون کی طرح کہ جنکو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا منظور ہوتا ہے۔ یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجتون سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ مین لادین اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لایق کرین۔ بلکہ انبیا نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُبلتا

بقیہ حاشیہ

کا معاملہ پڑا تھا بدرجہا بہتر اور حال کی اسلامی ریاستون سے بلحاظ امن اور عام رفاہیت کے پہیلانے اور آزادی بخشنے اور حفاظت اور تربیت رعایا اور انتظام قانون معدلت اور سرکوبی مجرمون کے بمراتب افضل ہے۔ خدا تعالی کی عمیق حکمت نے جیسا کہ مسیح کو یہودیون کے ایّام حکومت مین اور اُنکی گورنمنٹ کے ماتحت مبعوث نہین فرمایا تھا ایسا ہی اس عاجز کی نسبت بھی یہی مصلحت مرعی رکھی گئی تا سمجھنے والون کے لئے نشان ہو۔ اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھہ اپیش آوین تو افسوس کا مقام نہین کیونکہ ان سی پہلے جو گزری ہین اُنہون نے ان سی بدتر اپنے وقت کے نبیون کی ساتھ سلوک کیا مسیح سی بہی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ ایک دفعہ بہائیون نے ہی جو ایک ہی مان کے پیٹ سی پیدا ہوئے تہے چاہا کہ اسکو دیوانہ قرار دیکر قید خانہ مین مقیّد کرا دین۔ اور بیگانون نے تو کئی دفعہ اُسکو جان سی مار دینے کا ارادہ کیا اور اُسپر پتھر چلائے اور نہایت تحقیر کی نظر سے اُسکے مونہہ پر تھوکا۔ بلکہ ایک دفعہ اُسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی ہتی اس لئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سی بچگیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کیطرف اُٹھایا گیا مسیح کے ارادتمندون اور دن رات کی دوستون اور رفیقون نے بھی لغزش کھائی ایک نے تیس روپے رشوت لیکر اُسکو پکڑوا دیا اور ایک نے اُسکی سامنے اُسکی طرف اشارہ کرکے اُسپر لعنت کی اور باقی حواری جو بڑی دوستی کا دم بہرتے تہے بھاگ گئے اور اپنے دلون مین مسیح کی نسبت کئی طرح کے شک اُنہون نے پیدا کر لئے۔ لیکن چونکہ وہ راستباز تھا اسلئے خدا نے پہر اُس کے کارخانہ کو مرنیکے بعد زندہ کیا مسیح کی دوبارہ زندگی جو عیسائیون کے خیال مین جمی ہوئی ہے درحقیقت یہہ اُسکی مذہب کی زندگی کیطرف اشارہ ہی جو مرنیکے بعد پھر زندہ کیا گیا۔ چنانچہ خدا تعالی نے مجھے بھی بشارت دی کہ موت کے بعد مین پھر تجھے حیات بخشون گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالی کے مقرّب ہین وہ مرنیکے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہین اور فرمایا کہ مین اپنی چمکار دکھلاؤنگا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُوٹھاؤن گا پس میری اس دوبارہ زندگی سی مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہی۔ مگر کم ہین وہ لوگ جو ان بھیدون کو سمجھتے ہین۔ فقط منہ

تھا وہ دوسرے دلو نہین ڈالتے تھے اُنکی کلمات قدسیہ عاین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھہ نہین سُناتے تھے۔ بلکہ اُن کو بیمار دیکھکر اور طرح طرح کے آفات روحانی مین مبتلا پاکر علاج کے طور پر اُنکو نصیحتین کرتے تھے۔ یا حجج قاطعہ سے اُن کے اوہام کو رفع فرماتے تھے اور اُنکی گفتگو مین الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے سو یہی قاعدہ یہہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کیموافق اور اُنکی ضرورتون کے لحاظ سے اور اُن کے امراض لاحقہ کی خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے * کیونکہ برائی کو نشانہ کے طور پر دیکھکر اُس کے روکنے کیلئے نصایح ضروریہ کی تیراندازی کرنا اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کیطرح پاکر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو

* اس جگہ یہہ عجیب قصہ لکھنے کے لائق ہے کہ ایکدفعہ مجھے علیگڈہ مین جانے کا اتفاق ہوا اور مرض ضعف دماغ کیوجہ سے جس کا قادیان مین بھی کچھہ مدت پہلے دورہ ہو چکا تھا مین اس لائق نہین تھا کہ زیادہ گفتگو یا اور کوئی دماغی محنت کا کام کر سکتا اور اب بھی میری یہی حالت ہے کہ مین زیادہ بات کرنی یا حد سے زیادہ فکر اور خوض کی طاقت نہین رکھتا اس حالت مین علیگڈہ کے ایک مولوی صاحب محمد اسمٰعیل نام مجھہ سے ملے اور اُنہون نے نہایت انکساری سے وعظ کیلئے درخواست کی اور کہا کہ لوگ مدت سے آپکے شائق ہین بہتر ہے کہ سب لوگ ایک مکان مین جمع ہون اور آپ کچھہ وعظ فرماوین۔ چونکہ مجھے ہمیشہ سے یہی عشق اور یہی دلی خواہش ہے کہ حق باتون کو لوگون پر ظاہر کرون اس لئے مینے اس درخواست کو بشوق دل قبول کیا اور چاہا کہ لوگون کے عام مجمع مین اسلام کی حقیقت بیان کرون کہ اسلام کیا چیز ہے اور اب لوگ اُسکو کیا سمجھہ رہے ہین اور مولوی صاحب کو کہا بھی گیا کہ انشاء اللہ اسلام کی حقیقت بیان کیجائیگی۔ لیکن بعد اس کے مین خداتعالیٰ کیطرف سے روکا گیا مجھے یقین ہے کہ چونکہ میری صحت کی حالت ابھی نہین تھی اسلئے خداتعالیٰ نے نہ چاہا کہ زیادہ مغز خواری کرکے کسی جسمانی بلا مین پڑون اسلئے اُسنے وعظ کرنے سے مجھے روک دیا ایکدفعہ اس سے پہلے بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ میری ضعف کی حالت مین ایک نبی گزشتہ نبیون مین سے کشفی طور پر مجھکو ملے اور مجھے بطور ہمدردی اور نصیحت کے کہا کہ اسقدر دماغی محنت کیون کرتے ہو اس سے تو تم بیمار ہو جاؤگے بہرحال خداتعالیٰ کی طرف سے یہہ ایک روک تھی جس کا مولوی صاحب کی خدمت مین عذر کر دیا گیا اور یہہ عذر واقعی سچا تھا جن لوگون نے میری اس بیماری کے سخت سخت دورے دیکھے ہین اور کثرت گفتگو یا خوض و فکر کے بعد بہت جلد اس بیماری کا برانگیختہ ہونا بچشم خود مشاہدہ کیا ہے وہ اگرچہ بباعث ناواقفیت میرے

اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا۔ جیسے یہہ علاج بیمار کے روبرو ہونیکی حالت مین متصور ہے۔ اور کسی حالت مین کماحقہ ممکن نہین۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالی نے چندین ہزار نبی اور رسول بھیجا اور ساونکی شرف صحبت مین مشرف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونون کو پاکر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کرکے انکی اقتدا کے لئے کوشش کرین اگر صحبت صادقین مین رہنا واجبات دین مین سے نہ ہوتا تو خدا تعالی اپنے کلام کو بغیر بھیجنے رسولون اور نبیون کے اور طور پر بھی نازل کرسکتا تھا یا صرف ابتدائی زمانہ مین ہی رسالت کی امر کو محدود رکھتا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ نبوت اور رسالت اور وحی کا منقطع کردیتا لیکن خدا تعالی کی عمیق حکمت اور دانائی نے ہرگز ایسا منظور نہین رکھا اور ضرورت

الہامات پر یقین نہ رکھتے ہون لیکن انکو اس بات پر بکلی یقین ہوگا کہ مجھے فی الواقعہ یہی مرض لاحق حال ہے ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب جو لاہور کے آنریری مجسٹریٹ بھی ہین اور اب تک میرا علاج کرتے ہین ان کی طرف سے ہمیشہ یہی تاکید ہے کہ دماغی محنتون سے تاقیام مرض بچنا چاہیئے اور ڈاکٹر صاحب موصوف میری اس حالت کے شاہد اول ہین اور میرے اکثر دوست جیسے اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب طبیب ریاست جمون جو ہمیشہ میری ہمدردی مین بدل و جان و مال مشغول ہین اور منشی عبد الحق صاحب اکونٹنٹ جو خاص لاہور مین سکونت اور تعلق ملازمت رکھتے ہین۔ جنہون نے میری اس بیماری کے دنون مین خدمت کا وہ حق ادا کیا جس کا بیان میری طاقت سے باہر ہے یہ سب میرے مخلص میری اس حالت کے گواہ ہین مگر افسوس کہ باوجودیکہ ہر ایک مومن حسن ظن کے لئے مامور ہے مولوی صاحب نے میرے اس عذر کو نیک ظنی سے دل مین جگہ نہین دی بلکہ غایت درجہ کی بدگمانی کرکے دروغ گوئی پر حمل کیا۔ چنانچہ انکی ساری وہ تقریر جس کو ایک ڈاکٹر جمال الدین نام انکے دوست نے انکی اجازت سے تحریر کرکے لوگون مین پھیلایا ذیل مین معہ اسکی جواب کے لکھتا ہون۔

قولہ مینے ان سے {یعنے اس عاجز سے بمقام علیگڈھ} کہا کہ کل جمعہ ہے وعظ فرمائیے۔ اس کا انہون نے وعدہ بھی کیا۔ مگر صبح کو رقعہ آیا کہ مین بذریعہ الہام وعظ کہنے سے منع کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ بسبب عجز بیانی و خوف امتحانی انکار کردیا۔

اقول مولوی صاحب کا یہ خیال بجز بدگمانی کے جو سخت ممنوعات شرعیہ مین سے ہے اور نیک سرشت آدمیون کا کام نہین اور کوئی اصلیت اور حقیقت نہین رکھتا اگر مین صرف علیگڈھ مین اگر خاص اسی موقعہ پر الہام کا مدعی بنتا تو بیشک بدظنی کرنیکے لئے ایک وجہ ہوسکتی تھی اور بیشک

کے وقتون مین یعنے جب کبھی محبت آلٰہی اور خدا پرستی اور تقوی طہارت وغیرہ امور واجبہ مین فرق آتا رہا ہے مقدس لوگ خدا تعالٰی سے وحی پاکر نمونہ کے طور پر دنیا مین آتے رہے ہین۔ اور یہہ دونون قضئیے باہم لازم ملزوم ہین۔ کہ اگر خدا تعالٰی کو ہمیشہ کے لئے اصلاح خلایق کی طرف توجہہ ہے تو یہہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے ہین کہ جنکو خدا تعالٰی نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ بلاشبہہ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ مین سے ہے کہ یہہ مہم عظیم اصلاح خلایق کی صرف کاغذون کے گھوڑے دوڑانے سے روبراہ نہین ہوسکتی اس کے لئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جسپر قدیم سے خدا تعالٰے کے پاک نبی مارتے رہے ہین۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس مؤثر طریق کو ایسی مضبوطی اور

بقیہ حاشیہ

خیال کیا جاسکتا تہا کہ مین مولوی صاحب کے علمی مرتبہ کی علوشان دیکھکر اور اُن کے کمالات کی عظمت اور ہیبت سے متاثر ہوکر گھبرا گیا اور عذر پیش کرنے اور ایک حیلہ تراشنے سے اپنا پیچھا چھڑایا لیکن مین تو اس دعوے الہام کو علیگڈہ کے سفر سے چھہ سات سال پہلے تمام ملک مین شایع کرچکا ہون اور براہین احمدیہ کے اکثر مقامات اُس سے پُر ہین۔ اگر مین تقریر کرنے سے عاجز ہوتا تو وہ کتابین جو میری طرف سے تقریری طور پر عین مجلس مین اور ہزارہا موافقین اور مخالفین کے جلسہ مین قلمبند ہوکر شایع ہوئی ہین۔ جیسے سرمہ چشم آریہ وہ کیونکر میری ایسی ضعیف قوت ناطقہ سے نکل سکتی تہین۔ اور کیونکر یہہ میرا عالیشان سلسلہ زبانی تقریرون کا جسمین ہزارون مختلف طبع اور استعداد آدمیون کے ساتھ ہمیشہ مغز خواری کرنی پڑتی ہے آج تک چل سکتا۔ افسوس ہزار افسوس اس زمانہ کے اکثر مولویون پر کہ آتش حسد اندر ہی اندر اُنکو کہا گئی ہے لوگون کو تو ایمانی خصایل اور برادرانہ برتاؤ اور باہم نیک ظنی کا ہمیشہ سبق دیتے ہین اور منبرون پر چڑہ کر اس بارہ مین کلام آلٰہی کی آیات سُناتے ہین۔ مگر آپ اِن حکمون کو چھوتے بھی نہین۔ ای حضرت خدا تعالٰی آپ کی آنکہہ کھولے۔ کیا یہ ممکن نہین کہ خدا تعالٰی اپنے کسی ملہم بندہ کو کسی مصلحت کی وجہہ سے ایک کام کرنے سے روک دیوے اور شاید اس روک کا دوسرا سبب یہہ بہی ہوگا کہ تا آپ کی اندرونی خاصیتون کا امتحان ہو جائے۔ اور جو لوگ آپ کے ہمرنگ اور آپ کے ہمظرف ہین اُن کے مواد خبیثہ بھی اس تقریب سے باہر نکل آدین۔ رہی یہ بات کہ آپکی عالمانہ عظمت اور ہیبت سے مین ڈرگیا تو اِس کے جواب مین آپ یقیناً سمجہین کہ جو لوگ تاریکی اور نفسانی ظلمتون مین مبتلا ہین اگر وہ دنیا کے تمام فلسفہ اور طبعی کے

استحکام سے رواج دیا ہے کہ اُسکی نظیر دوسرے مذہبون مین ہرگز نہین پائی جاتی۔ کون اس جماعت کثیر کا دوسری جگہہ وجود دکھلا سکتا ہے جو تعداد مین دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی اور کمال اعتقاد اور انکسار اور جانفشانی اور پوری محویت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ نبوی پر دن رات پڑی رہتی تھی۔ بیشک حضرت موسی کو بھی ایک جماعت ملی تھی۔ مگر وہ کیسی اور کسقدر سرکش اور تمرّد اور روحانی صحبت اور صدق قدم سے دور اور مہجور رہنے والی تھی اس بات کو بائبل کو پڑھنے والے اور یہودیون کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ مین ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی۔ اور اُنکے روزانہ

بقیہ حاشیہ

جامع بھی ہون تب بھی میری نگاہ مین ایک مرے ہوئے کیڑے سے انکی زیادہ وقعت نہین مگر آپ اُس مرتبہ علم کے آدمی ہی نہین۔ صرف پرانے خیالات کی ایک خشک ملّا ہین اور وہی کمینگی جو تاریک خیال ملّاؤن مین ہوا کرتی ہے آپ کے اندر موجود ہے اور آپ کو یاد رہے کہ اکثر میرے پاس ایسے محقق اور جامع فنون اور معلومات وسیع رکھنے والے آتے اور اسرار معارف سی فائدہ اُٹھاتے رہتے ہین کہ اگر مین انکی مقابل پر آپ کو طفل مکتب ہی کہون تو اسقدر کلمہ سے بھی آپ کو وہ عزت دون گا جسکے آپ مستحق نہین۔

اب بہی اگر آپ کی قوت واہمہ فرد ہونے مین نہ آوے اور بدظنی کے جذبات کم نہ ہون تو پہر مین خدا تعالیٰ کی مدد اور رحمت سی آپ کے مقابل پر تقریر کرنیکو بھی حاضر ہون مین بباعث بیماری آپکے گہر تک سفر دور دراز تو نہین کر سکتا لیکن اگر آپ راضی ہون تو اپنے کرایہ سے لاہور جیسے پنجاب کے صدر مقام مین آپ کو اس کام اور اس امتحان کیلئے تکلیف دیکتا ہون۔ اور یہہ عہد عزم پختہ سے کرتا ہون ؟ اور آپ کے جواب کا منتظر ہون۔

قولہ یہہ شخص محض نالایق ہے علمی لیاقت نہین رکھتا۔ **اقول** ای حضرت مجہ دنیا کی کسی حکمت اور دانائی کا دعوی نہین۔ اس جہان کی دانائیون اور چالاکیون کو مین کیا کرون۔ کہ وہ روح کو منوّر نہین کر سکتین۔ اندرونی غلاظتون کو وہ دہو نہین سکتین عجز اور خاکساری کو پیدا نہین کر سکتین۔ بلکہ زنگ پر زنگ چڑہاتی اور کفر پر کفر بڑہاتی ہین۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ عنایت الہی نے میری دستگیری کی اور وہ علم بخشا کہ مدارس سے نہین بلکہ آسمانی معلّم سے ملتا ہے۔ اگر مجہے اُمّی کہا جائے

برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن مین انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی عکسی تصویرین تھے۔ سو یہہ ہماری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے فحش بُت پرستی کرنے والے کامل خداپرستی تک پہنچگئے اور ہر دم دنیا مین غرق رہنے ولے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اُسکی راہ مین پانی کی طرح اپنے خونون کو بہا دیا یہہ در اصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت مین مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنیکا نتیجہ تھا۔ سو اسی بنا پر یہہ عاجز اس سلسلہ کے قایم رکھنے کے لیئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت مین رہنے والون کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑہا دیا جائے اور ایسی لوگ دن رات صحبت مین رہین کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑہانی کے لئے شوق رکھتے ہون اور اُنپر وہ انوار ظاہر ہون کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہین اور وہ ذوق

تو اس مین میری کیا کسر شان ہی۔ بلکہ جائے فخر کیونکہ میرا اور تمام خلق اللہ کا مقتدا جو عامہ خلایق کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا وہ بھی اُمّی ہی تھا۔ مین اُس کھوپری کو ہرگز قدر کے لایق نہین سمجھونگا جسمین علم کا گھمنڈ ہے مگر اُس کا ظاہر و باطن تاریکی سے بھرا ہوا ہے۔ قرآن شریف کو کھول کر گدہے کی مثال پر غور کرو کیا یہ کافی نہین ؟

قولہ مینے الہام کے بارہ مین اس سے چند سوال کئے کسی قدر بےمعنی جواب دیکر سکوت اختیار کیا۔ **اقول** مجھے یاد ہے کہ بہت پُرمعنی جواب دیا گیا تہا اور ایسی شخص کے لیئے کہ جو کسی قدر عقل اور انصاف رکہتا ہو کافی تہا۔ مگر آپ نے نہ سمجھا اسمین کسکی پردہ دری ہے آپ کی یا کسی اور کی۔ وہی سوال کسی اخبار مین شایع کیجئے اور دوبارہ اپنی خوش فہمی کی آزمایش کرائیے۔

قولہ ہرگز یقین نہین ہو سکتا کہ ایسی عمدہ تصانیف کے یہی حضرت مصنف ہین۔ **اقول** آپ کیا یقین کرین گے یہہ یقین تو اُن کفار کو بھی میسّر نہ آیا جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچشم خود دیکہا تہا اور بباعث سخت محجوب ہونیکے کمالات نبوی اُنپر نہ کھل سکے اور یہی کہتے رہے کہ یہ بلیغ کلمات جو اس کے موںہہ سے نکلتے ہین اور یہہ قرآن جو خلق اللہ کو سُنایا جاتا ہی یہ تمام عبارتین درحقیقت بعض اور لوگون کی تالیف ہین جو پوشیدہ طور پر صبح اور شام اسکو سکہلائے جاتے ہین اور ایک طور سی اُن کفار نے بھی سچ کہا اور مولی حبیب کے موںہہ سے یہی سچ نکلا۔ کیونکہ بلاشبہ قرآن شریف کا کلام بلاغت اور حکمت مین آنحضرتؐ کی طاقت ذہنی سے بہت بلند بلکہ تمام مخلوقات کی طاقت سے برتر اور اعلی ہے۔ اور بجز علیم مطلق اور قادر کامل کے اور کسی سے وہ کلام بن نہین سکتا۔

انکو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا۔ تا اسلام کی روشنی عام طور پر دُنیا مین پھیل جائے اور حقارت اور ذلّت کا سیہ داغ مسلمانون کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دیکر خداوند نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخرام کے وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم اُفتاد۔

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہین جو حق کے طالبون یا مخالفون کی طرف لکھے جاتے ہین۔ چنانچہ ابتک عرصہ مذکورہ بالا مین نوّے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہونگے۔

ایساہی وہ کتابین جو اس عاجز نے تالیف کر کے شایع کی ہین درحقیقت یہہ تمام غیبی مدد کا نتیجہ ہے اور اس عاجز کی استعداد اور لیاقت سے برتر اور شکر کا مقام ہے کہ مولوی صاحب کی اس نکتہ چینی سے ایک پیشگوئی بھی جو براہین مین درج ہے پوری ہوئی۔ کہ بعض لوگ اس تالیف کو پڑھ کر کہین گے کہ یہ کتاب اس شخص کی تالیف نہین بل اعانہ علیہ قوم اٰخرون۔ (دیکھو براہین احمدیہ کا صفحہ ۲۳۹)

قولہ۔ سید احمد عرب جنکو مین ثقہ جانتا ہون وہ مجھسے بلا واسطہ بیان کرتے تھے کہ مین دو ماہ تک انکے پاس معتقدین خاص کے زمرہ مین رہا اور وقتاً فوقتاً بنظر تجسس و امتحان ہر ایک وقت خاص پر حاضر رہ کر جانچا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت اُن کے پاس آلات نجوم موجود ہین وہ اُن سے کام لیتے ہین۔

اقول تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علے الکاذبین۔ میری طرف سے درحقیقت یہی جواب ہے جو مینے آیات ربانی کے ذریعہ سے لکھدیا اور مجھے ہرگز یاد نہین کہ وہ سید احمد صاحب کون بزرگ تھے کہ جو دو ماہ تک میرے پاس رہے۔ اس بات کا بار ثبوت مولوی صاحب کے ذمّہ ہے کہ انکو میرے روبرو پیش کرین تا پوچھا جائے کہ اُنہون نے کن آلات کو مشاہدہ کیا تہا اور جبکہ مین ابھی تک زندہ موجود ہون اس حالت مین مولوی صاحب دو ماہ تک آپ ہی رہکر دیکھ لین کسی دوسرے عربی یا عجمی کے توسط کی کیا ضرورت ہے۔

قولہ مجھے فقرات الہام پر غور کرنے سے ہرگز یقین نہین آتا کہ وہ الہام ہین۔ **اقول** اُن لوگون کو بھی یقین نہین آیا تھا جن کے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے کذبو بایاتنا کذابا۔

جن کا جواب لکھا گیا بجز بعض خطوط کے جو فضول یا غیر ضروری سمجھے گئے اور یہہ سلسلہ بھی بدستور جاری ہے اور ہر ایک مہینے مین غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے

پانچوین شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قایم کی مریدون اور بیعت کرنے والون کا سلسلہ ہے چنانچہ اُس نے اِس سلسلہ کے قایم کرنیکے وقت مجھے فرمایا کہ زمین مین طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت مین یہ کشتی طیار کر جو شخص

بقیہ حاشیہ

فرعون کو یقین نہ آیا۔ یہودیون کے فقیہون فریسیون کو یقین نہ آیا۔ ابوجہل ابولہب کو یقین نہ آیا۔ مگر اُن کو آیا جو دل کے عیب اور نفس کے پاک تھے ؎ این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

قولہ مدعی ہونا کرامات کے خلاف ہے اور یہہ کہنا کہ جس کو انکار ہو وہ آکر دیکھے یہہ دعاوی باطلہ ہین۔

اقول یہ باتین انسان کی طرف سے نہین بلکہ اُس کی طرف سے ہین جسکو ہر ایک دعویٰ پہنچتا ہے پھر کون حق پرست ان کو باطل کہہ سکتا ہے۔ ہان یہ سچ ہے کہ ادعا کسی فوق القدرت بات کا کوئی نبی بھی نہین کر سکتا۔ مگر کیا ایسا ادعا بتوسط کسی نبی یا رسول یا محدث کے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی جائز نہین۔؟

قولہ مین ملاقات کرنے سے بالکل بے عقیدہ ہو گیا ہون میری رائے مین جو موحد اُن سے ملاقات کریگا اُن کا معتقد نہ رہیگا۔ نماز ان کی آخیر وقت ہوتی ہے۔ جماعت کے پابند نہین۔

اقول مولوی صاحب کی بے عقیدگی کی تو مجھے پروا نہین۔ مگر اُن کے جھوٹھ اور افترا اور غایت درجہ کی بدظنیون پر سخت تعجب ہے۔ اے خداوند کریم اس اُمت پر رحم کر جسکے رہنما اور ہادی اور سرپرست ایسے ایسے مولوی سمجھے گئے ہین۔ اب ناظرین اس اعتراض پر بھی غور کرین جو بخل اور حسد کے جوش سے مولوی صاحب کے مونہہ سے نکلا ظاہر ہے کہ یہ عاجز صرف چند روز تک مسافرانہ طور پر علیگڈہ مین ٹھہرا تھا اور جو کچھہ مسافرون کے لئے شریعت اسلام نے رخصتین عطا کی ہین اور اُن سے دائمی طور پر انحراف کرنا ایک الحاد کا طریق قرار دیا ہے اُن سب اُمور کی رعایت میرے لئے ایک ضروری امر تھا سو مینے وہی کیا جو کرنا چاہیئے تھا اور مین اس سے انکار نہین کرسکتا کہ مینے اُس چند روزہ اقامت کی حالت مین بعض دفعہ مسنون طور پر دو نمازون کو جمع کر لیا ہے اور کبھی ظہر کے آخیر وقت پر ظہر اور عصر دونون نمازون کو اکٹھی کر کے پڑھا ہے۔ مگر حضرات موحدین

اس کشتی مین سوار ہوگا وہ غرق ہونیسے نجات پا جائیگا۔ اور جو انکار مین رہیگا اُس کیلئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ مین ہاتھ دیگا اُس نے تیرے ہاتھ مین نہین بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ مین ہاتھ دیا۔ اور اُس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ مین تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اوٹھالونگا۔ مگر تیرے سچے متبعین اور محبین قیامت کے دن تک رہین گے اور ہمیشہ منکرین پر اُنہین غلبہ رہیگا۔

یہہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قایم کیا۔ اگرچہ ایک سرسری نگاہ

تو کبھی کبھی گہر مین ہی نمازون کو جمع کر کے پڑھ لیتے ہین اور بلا سفر و مسطر پر عمل درآمد رہتا ہے مین اس سے بھی انکار نہین کرسکتا کہ مینے ان چند دلون مین مسجد و نمین حاضر ہونے کا بکلی التزام نہین کیا۔ مگر باوجود اپنی علالت طبع اور سفر کی حالت کے بکلّی ترک بھی نہین کیا۔ چنانچہ مولویصاحب کو معلوم ہوگا کہ اُنکے پیچھے ہی جمعہ کی نماز پڑھی تھی جسکے ادا ہوجانے مین اب مجھ شک پڑ گیا۔ یہہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ مین ہمیشہ اپنے سفر کے دلون مین مسجدون مین حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہون۔ مگر معاذ اللہ اسکی وجہ کسل یا استخفاف احکام الٰہی نہین۔ بلکہ اصل وجہ یہہ ہے کہ اس زمانہ مین ہمارے ملک کی اکثر مساجد کا حال نہایت ابتر اور قابل افسوس ہورہا ہے اگر ان مسجدون مین جاکر آپ امامت کا ارادہ کیا جائے تو وہ جو امامت کا منصب رکھتے ہین از بس ناراض اور نیلے پیلے ہوجاتے ہین۔ اور اگر اُنکا اقتدا کیا جائے تو نماز کے ادا ہوجانے مین مجھے شبہہ ہے کیونکہ علانیہ طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اُنہون نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ پانچ وقت جاکر نماز نہین پڑھتے بلکہ ایک دُکان ہے کہ ان وقتون مین جاکر کھولتے ہین۔ اور اسی دکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گذارہ ہے چنانچہ اس پیشہ کے عزل اور نصب کی حالت مین مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے اور مولویصاحبان امامت کی ڈگری کرانے کیلئے اپیل در اپیل کرتے پہرتے ہین۔ پس یہ امامت نہین یہہ تو حرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے کیا آپ بھی ایسے نفسانی پیچ مین پھنسے ہوئے نہین۔ پہر کیونکر کوئی شخص دیکھہ بھالکر اپنا ایمان ضایع کرے۔ مساجد مین منافقین کا جمع ہونا جو احادیث نبویہ مین آخری زمانہ کے حالات مین بیان کیا گیا ہے وہ پیشگوئی انہین ملّا صاحبون سے متعلق ہے جو محراب مین کہڑے ہوکر زبان سے قرآن شریف پڑھتے اور دلمین روٹیان گنتے ہین۔ اور مین نہین جانتا کہ ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا کو سفر کی حالتمین جمع کرنا کب سے منع

بقیہ حاشیہ

والا آدمی صرف تالیف کے سلسلہ کو ضروری سمجھے گا۔ اور دوسری شاخوں کو غیر ضروری اور فضول خیال کریگا مگر خدا تعالیٰ کی نظر مین یہ سب ضروری ہین۔ اور جس اصلاح کے لئے اُسنے ارادہ فرمایا ہے۔ وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچون طریقون کے ظہور پذیر نہین ہوسکتی۔ اگرچہ یہ تمام کاروبار خدا تعالیٰ کی خاص امداد اور خاص فضل پر چھوڑا گیا ہے اور اُس کے انجام پہنچانیکے لئے وہی کافی اور اُسی کے مبشرانہ وعدے اطمینان بخش ہین لیکن اُسی کے حکم اور تحریک سے مسلمانون کو امداد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جیسا خدا تعالیٰ کے تمام نبی جو گزر چکے ہین مشکلات پیش آمدہ کیوقت پر توجہ دلاتے رہے ہین سو اُسی توجہ دہی کیغرض سے کہتا ہون کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ان پنجگانہ شاخون کے احسن طریق اور وسیع طور پر جاری رہنے کے لئے کسقدر مسلمانون کی جمہوری امداد درکار ہے مثلاً ایک تالیف کے ہی سلسلہ کو غور کرکے دیکھو کہ اگر ہم پوری پوری اشاعت کی غرض سے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیں تو اُسکی تکمیل کے لئے کیا کچھ مالی وسائل کی ہمین ضرورت پڑیگی۔ کیونکہ اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہین جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائین جو بُری تعلیموں سے متاثر ہوکر مہلک بیماریوں مین گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہین اور ہر وقت یہہ امر ہماری مدنظر رہنا چاہیئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ مین پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابین اُس ملک مین پھیل جائین۔ اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ مین وہ کتابین نظر آوین۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس مدعا کا بوجہہ اکمل واتم اس طور سے حاصل ہونا ہرگز ممکن نہین کہ ہم ہمیشہ یہی امر پیش نہاد خاطر رکھین کہ ہماری کتابین فروخت کے ذریعہ سے شایع ہوتی رہین اور محض فروخت کیطور پر کتابوں کو شایع کرنا اور نفسانی ملونی کیوجہہ سے دنیا کو دین مین گھسیڑ دینا نہایت نکما اور قابل اعتراض طریق ہے جسکی شامت کیوجہ سے نہ ہم جلدی سے اپنی کتابین دُنیا مین پھیلا سکتے ہین اور نہ کثرت سے وہ کتابین لوگوں کو دیسکتے ہین۔ بلاشبہ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح ہم مثلاً

بقیہ حاشیہ: ہوگیا اور کسیفے تاخیر کی حرمت کا فتویٰ دیا یہ عجیب بات ہے کہ آپکے نزدیک اپنے بھائی مردہ کا گوشت کھانا تو حلال ہے مگر سفر کی حالت مین ظہر اور عصر کو ایک جگہہ پڑھنا قطعاً حرام اتقوا اللہ ایھا الموحدون فان الموت قریب واللہ یعلم ما تکتمون ۔ منہ

ایک لاکھ کتاب کو مفت تقسیم کرنے کی حالت مین صرف بیس روز مین وہ سب کتابین دُور دُور
ملکون مین پہنچا سکتے ہین اور عام طور پر ہر ایک فرقہ مین اور ہر ایک جگہ پہیلا سکتے اور ہر ایک
حق کے طالب اور راستی کے متلاشی کو دیسکتے ہین ایسی اور اس طرح کی اعلیٰ درجہ کی کارروائی
قیمت پر دینے کی حالت ہیں شاید بیس برس کی مدت تک بھی ہم نہین کرسکین گے۔ فروخت
کیلئے انہین کتابوں کو صندوقوں میں بند کرکے ہمکو خریداروں کی راہ دیکھنا چاہیئے کہ کب کوئی آتا ہے
یا خط بھیجتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس انتظار دراز کے زمانہ مین ہم آپ ہی اس دُنیا سے رخصت ہوجائین
اور کتابین صندوقون مین بند کی بند ہی رہین۔ سو چونکہ فروخت کا دائرہ نہایت تنگ اور اصل مدعا
کا سخت حارج اور چند سال کے کام کو صدہا برسوں پر ڈالتا ہے اور مسلمانوںمیں سے ایسا کوئی فراخ
حوصلہ اور عالی ہمت امیر بھی ابتک اس طرف متوجہ نہین ہوا کہ ہماری تالیفات جدیدہ کے بہت
سے نسخے خرید کرکے محض للہ تقسیم کیا کرتا۔ اور اسلام مین عیسائی مشن کیطرح کوئی ایسی سوسائٹی بھی
نہین جو اس کام کے لئے مدد دیسکے ✻ اور عمر کا بھی اعتبار نہین تاہم لمبی عمر کی امید پر کسی دور دراز
وقت کے منتظر رہین لہذا مینے اپنی تمام تالیفات مین ابتدا سے التزامی طور پر یہی مقرر کر رکھا ہے
کہ جہان تک بس چل سکتا ہے بہت سا حصہ کتابون کا مفت تقسیم کردیا جائے تا جلدی سے اور
عام طور پر یہہ کتابین جو سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہین دُنیا مین پھیل جائین۔ مگر چونکہ میری ذاتی
مقدرت ایسی نہین تھی کہ مین اس بار عظیم کو تن تنہا اُٹھا سکتا۔ اور دوسری شاخون کے مصارف
عظیمہ بھی اس شاخ کے ساتھ لاحق تھے اس لئے یہہ کام طبع تالیفات کا ایک حد تک چلکر آگے
رُک گیا جو آج تک رُکا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کی تمام شاخون کو ایک ہی نظر سے دیکھا
ہے اور بنظر مساوات ان سب کی تکمیل اور ان سب کا قیام چاہتا ہے لیکن ان پنجگانہ شاخون کے مصارف
اس قدر ہیں کہ جنکے لئے مخلصین کی خاص توجہ اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ اگر مین ان دینی مصارف

حاشیہ

✻ بیان کیا جاتا ہے کہ برٹش اور فارن بائبل سوسایٹی نے ابتدا قیام سے یعنی گذشتہ ۸۱ سال کے عرصہ
مین عیسائی مذہب کی تائید مین سات کروڑ سے کچھ زیادہ اپنی مذہبی کتابین تقسیم کرکے دنیا مین پھیلائی
ہین اسوقت کے ذی مقدرت مگر کاہل مسلمانون کو یہ مضمون جو اکتوبر اور نومبر ۱۸۹۰ء کے اخبارات
مین چھپ کر شایع ہوا ہے بہ نظر غور و شرم پڑھنا چاہیئے کیا یہ کتابین بیچنے والوںکی ہاتھ سے شایع ہوئی ہین
یا ایک قوم کی سرگرم سوسایٹی نے اپنے دین کی امداد مین مفت بانٹی ہین۔ منہ

کی مفصل حقیقت لکھون تو بہت طول ہو جائیگا۔ مگر اے بہائیو تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے ہی سلسلہ پر نظر ڈال کر دیکھو کہ ابتک سات سال کے عرصہ مین ساٹھ ہزار کے قریب یا اُس سے کچھہ زیادہ مہمان آیا ہے۔ اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ان عزیز مہمانون کی خدمت اور دعوت اور ضیافت مین کیا کچھہ خرچ ہوا ہوگا اور اُن کے سرما اور گرما کے آرام کے لئے ضروری طور پر کیا کچھہ بنانا پڑا ہوگا بیشک ایک دور اندیش آدمی تعجب مین پڑیگا کہ اسقدر گروہ کثیر کی مہمانداری کے تمام لوازم اور مراتب وقتاً فوقتاً کیونکر انجام پذیر ہوے ہون گے۔ اور آئندہ کس بناء پر ایسا بڑا کام جاری ہے۔ ایسا ہی وہ بیس[۲۰] ہزار اشتہار جو انگریزی اور اُردو مین چھاپے گئے اور پھر بارہ[۱۲] ہزار سے کچھہ زیادہ مخالفین کے سرگروہون کے نام رجسٹری کرا کر بہیجے گئے اور ملک ہند مین ایک بھی ایسا پادری نہ چھوڑا جسکے نام وہ رجسٹری شدہ اشتہار نہ بھیجے گئے ہون بلکہ یورپ اور امریکہ کے ممالک مین بہی یہہ اشتہارات بذریعہ رجسٹری بھیجکر حجت کو تمام کر دیا گیا۔ کیا ان اخراجات پر غور کرنیسے یہہ تعجب کا مقام نہین کہ اس بضاعت مزجاۃ کے ساتھ کیونکر تحمل ان مصارف کا ہو رہا ہے۔ اور یہ تو بڑے بڑے اخراجات ہین اگر ان اخراجات کو ہی جانچا جائے کہ جو ہر مہینہ مین خطوط کے بھیجنے مین اُٹھانے پڑتے ہین تو وہ بھی ایسی رقم کثیر نکلیگی جس کے مسلسل جاری رہنے کیلئے ابہی تک کوئی امدادی سبیل نہین۔ اور جو لوگ سلسلہ بیعت مین داخل ہو کر حق کی طلب کی غرض سے اصحاب الصفہ کی طرح میرے پاس ٹہرنا چاہتے ہین اُن کے گذارہ کے لئے بھی مجھے آسمان کیطرف نظر ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ ان پنجگانہ شاخون کے قایم رکھنے کی سبیل آپ وہ قادر مطلق نکال دیگا جسکے ارادہ خاص سے اس کارخانہ کی بنا ہے۔ مگر بنظر تبلیغ ضروری ہے کہ قوم کو اس سے مطلع کر دین۔ مینے سُنا ہے کہ بعض ناواقف یہ الزام میری نسبت شایع کرتے ہین۔ کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اور کسی قدر چندہ بھی قریب تین ہزار روپیہ کے لوگوں سے وصول ہوا۔ مگر ابتک کتاب بتمام وکمال طبع نہین ہوئی۔ مین اس کے جواب مین اُنپر واضح کرتا ہون کہ روپیہ جو لوگون سے وصول ہوا وہ صرف تین ہزار نہین بلکہ علاوہ اسکے اور روپیہ بھی شاید قریب دس[۱۰] ہزار کے آیا ہوگا کہ جو نہ کتاب کے لئے چندہ تھا اور نہ کتاب کی قیمت مین دیا گیا بلکہ بعض دعا کے خواستگارون نے محض نذر کے طور پر دیا یا بعض دوستون نے محض محبت کی راہ سے خدمت کی سو وہ سب اس کارخانہ کے لابدی اور پیش آمدہ کامون مین وقتاً فوقتاً خرچ ہوتا رہا اور چونکہ حکمت الٰہی نے سلسلہ تالیف کتاب کو تاخیر مین ڈالا ہوا تھا اس واسطے اس کے

لئے دوسری اہم شاخون سے جو بامر الٰہی قایم ہقین کچھہ بچت نکل نسکی اور تاخیرطبع کتاب مین حکمت یہی تہی کہ تا اس فترت کی مدت مین بعض دقایق وحقایق مولف پر کامل طور سے کھل جائیں - اور نیز مخالفین کا سارا سا بخار باہر نکل آوے - اب جو ارادہ الٰہی پھر اس طرف متعلق ہوا کہ بقیہ تالیفات کی تکمیل ہو تو اس نے اس مضمون دعوت کے لکھنے کی طرف مجہی توجہ دی سو اس وقت مجھکو تکمیل تالیفات کی سخت ضرورت ہے - براہین کا بہت سا حصّہ ہنوز طبع کے لایق ہے اگر وہ طیار ہوجائے تو خریداروں کو اور ان سب کو پہنچایا جائیگا جنکو محض لِلّٰہ پہلے حصّے دئے گئے ہین اور آئیندہ دینے کا وعدہ ہے ایساہی دوسرے رسائل جیسے اَشْعَةُ الْقُرْاٰن - سِرَاجِ مُنِیْر - تَجْدِیْدِ دِیْن اَرْبَعِیْن فِیْ عَلَامَاتِ الْمُقَرَّبِیْن - اور قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھنے کا بہی ارادہ ہے اور یہ بھی دل مین جوش ہے کہ عیسائی وغیرہ مذاہب باطلہ کے رد میں اور اُن کے اخبارات کے مقابل پر ماہواری ایک رسالہ نکلا کرے اور ان سب کامون کے مسلسل اجرا کے لئے بجز انتظام سرمایہ اور مالی امداد کے اور کوئی روک درمیان نہین - اگر ہمکو یہہ میسّر آجائے کہ ایک مطبع ہمارا ہو اور ایک کاپی نویس ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس رہے اور تمام ضروری مصارف کی وجوہ ہمین حاصل ہون یعنی جو کچھہ کاغذات اور چہپوائی اور کاپی نویسون کی تنخواہ مین خرچ ہوتا ہے وہ سارے اخراجات وقتاً فوقتاً ہم پہنچتے رہین تو ان پنج شاخون مین سے اس ایک شاخ کی پوری طور پر نشو و نما پانیکا کافی انتظام ہوجائے گا -

اے ملک ہند کیا تجھ مین کوئی ایسا باہمت امیر نہین کہ اگر اور نہیں تو فقط اسی شاخ کے اخراجات کا متحمل ہوسکے اگر پانچ مومن ذی مقدرت اس وقت کو پہچان لین تو اِن پانچ شاخون کا اہتمام اپنے ذمہ لے سکتے ہین - اے خداوند خدا تو آپ اِن لوگونکو جگا اسلام پر بہی ایسی مفلسی طاری نہین ہوئی تنگدلی ہے - ایسی تنگدستی نہین اور وہ لوگ جو کامل استطاعت نہین رکھتے وہ بہی اس طور پر اس کارخانہ کی مدد کرسکتے ہین جو اپنی اپنی طاقت مالی کے موافق ماہواری امداد کے طور پر عہد پختہ کے ساتھ کچھہ کچھہ رقوم نذر اس کارخانہ کی کیا کرین کسل اور سرد مہری اور بدظنی سے کبھی دین کو فائدہ نہین پہنچا - بدظنی ویران کرنے والی گہرونکی اور تفرقہ مین ڈالنے والی دلون کی ہے - دیکھو جنہون نے انبیا کا وقت پایا - انہون نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیان کین جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ مین اپنا پیارا مال حاضر کیا ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑون سے بہری ہوئی زنبیل پیش کردی اور ایسا ہی

کئے گئے جب تک کہ خدا تعالی کیطرف سے فتح کا وقت آگیا مسلمان بننا آسان نہین۔مومن کا لقب پانا سہل نہین۔ سو اے لوگو اگر تم مین وہ راستی کی روح ہی جو مومنون کو دیجاتی ہے۔ تو اس میری دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنیکی فکر کرو کہ خدا تعالی تمہین آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سُنکر کیا جواب دیتے ہو۔

اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنون کے آثار باقیہ ہو اور نیک لوگون کی ذریت ہو انکار اور بدظنی کی طرف جلدی مت کرو اور اُس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہی اور بیشمار لوگ اُس کے دامِ فریب مین آگئے ہین تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دین اسلام کے مٹانے کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔ کیا تم پر یہ حق نہین کہ تم بھی کوشش کرو۔ اسلام انسانکی طرف سے نہین کہ تا انسانی کوششون سے برباد ہو سکے۔ مگر افسوس اُنپر ہے کہ جو اسکی بیخ کنی کے لئے درپے ہین اور پھر دوسرا افسوس اُنپر ہے جو اپنی عورتون اور اپنے بچون اور اپنے نفس کی عیاشیون کے لیے تو اُن کے پاس سب کچھ ہے مگر اسلام کے حصہ کا اُنکی جیب مین کچھ نہین۔ کاہلو تم پر افسوس! کہ آپ تو تم اعلاء کلمہ اسلام اور دینی انوار کے دکھلانیکی کچھ قوت نہین رکھتے مگر خدا تعالی کے قایم کردہ کارخانہ کو بھی جو اسلام کی چمکار ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے شکر کے ساتھ قبول نہین کرسکتے۔ آجکل اسلام اُس چراغ کی طرح ہے جو ایک صندوق مین بند کردیا جائے۔ یا اُس چشمۂ شیرین کی طرح ہے جو خس و خاشاک سی چھپا دیا جائے۔ اسی وجہ سے اسلام تنزل کیحالت مین پڑا ہوا ہے اُس کا خوبصورت چہرہ دکہائی نہین دیتا اُس کا دلکش اندام نظر نہین آتا مسلمانون کا فرض تھا۔ کہ اُسکی محبوبانہ شکل دکھلانے کے لیے جان توڑ کر کوشش کرتے اور مال کیا بلکہ خون کو بھی پانی کی طرح بہاتے مگر اُنہون نے ایسا نہین کیا۔ وہ اپنے غایت درجہ کی نادانی سے اس غلطی مین پھنسے ہوئے ہین کہ کیا پہلی تالیفات کافی نہین۔ نہین جانتے کہ جدید فسادون کے دور کرنے کے لئے جو جدید در جدید پیرایون مین ظاہر ہوتے جاتے ہین مدافعت بھی جدید طور کی ہی ضروری ہے اور نیز ہر ایک زمانہ کی تاریکی پھیلنے کیوقت مین جو نبی اور رسول اور مصلح آتے رہے کیا اُس وقت پہلی کتابین نہین تہین۔ سو بہائیو یہہ تو ضروری ہے کہ تاریکی پہیلنے کیوقت مین روشنی آسمان سے اُترے۔ مین اسی مضمون مین بیان کرچکا ہون۔ کہ خدا تعالی **سورۃ القدر** مین بیان فرماتا ہے بلکہ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اُس کا کلام اور اُس کا نبی لیلۃ القدر مین آسمان سے اُتارا گیا ہے۔

اور ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر مین ہی اُترتا ہے تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے ؟ لیلۃ القدر اُس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے! اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اُس ظلمت کو دور کرے اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہین ہے یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔نبی کی وفات یا اُس کے روحانی قایم مقام کی وفات کے بعد جب ہزار مہینہ جو بشری عمر کے دور کو قریب الاختتام کرنے والا اور انسانی حواس کے الوداع کی خبر دینے والا ہی گذر جاتا ہے تو یہ رات اپنا رنگ جمانے لگتی ہے تب آسمانی کارروائی سے ایک یا کئی مصلحون کی پوشیدہ طور پر تخم ریزی ہو جاتی ہے۔جو نئی صدی کے سر پر ظاہر ہونیکے لئے اندر ہی اندر طیار ہو رہتے ہین۔اسی کی طرف اللہ جلّ شانہ اشارہ فرماتا ہے کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ یعنی اس لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنیوالا اُس اسّی برس کے بڈہے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہین پایا۔اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گزر چکے۔کیون بہتر ہے؟ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر مین خدا تعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اُس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اُترتے ہین۔نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلون پر نازل ہون اور سلامتی کی راہین کھولین سو وہ تمام راہون کے کھولنے اور تمام پردون کے اُٹھانے مین مشغول رہتے ہین یہانتک کہ ظلمتِ غفلت دور ہو کر صبح ہدایت نمودار ہو جاتی ہے۔

اب اے مسلمانو غور سے ان آیات کو پڑہو کہ کسقدر خدا تعالیٰ اُس زمانہ کی تعریف بیان فرماتا ہے جسمین ضرورت کے وقت پر کوئی مُصلح دنیا مین بھیجتا ہے۔کیا تم ایسے زمانہ کا قدر نہین کروگے کیا تم خدا تعالیٰ کے فرمودون کو بنظر استہزا دیکھوگے ؟ ؟

سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو! مین یہہ پیغام آپ لوگون تک پہنچا دیتا ہون کہ آپ لوگون کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کیطرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے۔اور اُس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھکر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہیئے۔جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھہ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اُس

کو حق واجب اور دین لازم کی طرح سمجھکر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اُس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے اور جو شخص بحیثیت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح امداد کرے لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی اُمید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمین ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جنکو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکین۔ ہاں جس کو اللہ جلّ شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعت ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق بحیثیت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔ اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالی کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت مین داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ مین فدا کر رہے ہو اگرچہ مین جانتا ہوں کہ مین جو کچھہ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔ اور جہانتک تمہاری طاقت ہے دریغ نہین کروگے لیکن مین اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھہ فرض نہین کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتین نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھپر یقین رکھتا ہے کہ مین بھیجا گیا ہوں اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہین جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہین کر سکتی کیونکہ مین دنیا مین سے نہین ہون۔ مگر جنکی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہین اور کرینگے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جسنے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جسکی طرف سے مین آیا ہوں۔ میرے ہاتھ مین ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لیگا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت مین ڈال دیا جائیگا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین مین ہوں جو مجھہ مین داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُس کو موت درپیش ہے! اور اُس کی لاش بھی سلامت نہین رہیگی۔ مجھ مین کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور

شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالی کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے ۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے ۔ اور میں اُسمیں ہوں ۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالی نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے ۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُسمیں کبھی آگ نہیں تھی تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ خدا تعالی کی روح اُس میں سکونت کرتی ہے ۔ اور ایک تجلی خاص کے ساتھ رب العلمین کا استوا اُسکے دل پر ہوتا ہے تب پرانی انسانیت اُس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اُسکو عطا کیجاتی ہے ۔ اور خدا تعالی بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اُس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اُسکو مل جاتا ہے ؎

اسجگہ میں اسبات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالی کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا ۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنیوالے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جسکو خدا تعالی نے اپنے ہاتھ سے قائیم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں ۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالی نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں ۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کیلئے دل میں جوش پاتا ہوں ۔ جن کا نام اُنکے نور اخلاص کی طرح **نور دین** ہے میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں ۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اُس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو اُن کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں ۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے ۔ اُن کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی

مولوی حکیم نور الدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے
مراتب مین کہاں تک ترقی کی ہے ۔ اور وہ سطرین یہہ ہین ۔ مولنا مرشدنا ۔ امامنا السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کیجناب
مین حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کیواسطے وہ مجدد کیا گیا وہ
مطالب حاصل کرون ۔ اگر اجازت ہو تو مین نوکری سے استعفا دیدون اور
دن رات خدمت عالی مین پڑا رہون یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا
مین پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤن اور اسی راہ مین جان
دوں ۔ مین آپکی راہ مین قربان ہوں ۔ میرا جو کچھہ ہے میرا نہین آپکا ہے حضرت
پیر و مرشد مین کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر
دینی اشاعت مین خرچ ہو جائے تو مین مراد کو پہنچگیا ۔ اگر خریدار براہین کے
توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہہ ادنی
خدمت بجالاؤں کہ انکی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دون ۔
حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت
ہے میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو
کچھہ قیمت مین وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات مین خرچ ہو مجھے آپ سے
نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ مین فدا کرنیکے لئے طیار ہوں ۔
دعا فرماوین کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو ۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور انکی غمخواری اور جان نثاری جیسے انکے قال سے ظاہر
ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے انکی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت
اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہین کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے
کی ضروری چیزین بھی اسی راہ مین فدا کر دین انکی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت
سے زیادہ قدم بڑھانیکی تعلیم دیرہی ہے ۔ اور ہر دم اور ہر آن خدمت مین لگے ہوئے ہین * لیکن

* حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر مین اعلی درجہ کے معلومات رکھتے ہین فلسفہ اور طبعی قدیم
اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے ۔ فن طبابت مین ایک حاذق طبیب ہین ہر ایک فن کی کتابین بلاد مصر

یہ نہایت درجہ کی بیرحمی ہے کہ ایسے جان نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال دیئے جائیں جنکو اُٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بیشک مولوی صاحب اس خدمت کو بہم پہونچانیکے لئے تمام جائداد سے دست بردار ہوجانا اور ایوب نبی کی طرح یہہ کہنا کہ "مین اکیلا آیا اور اکیلا جاؤنگا" قبول کرلینگے لیکن یہ فریضہ تمام قوم مین مشترک ہی اور سب پر لازم ہے کہ اس پُرخطر اور پُرفتنہ زمانہ مین کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اُس کے بندے مین ہونا چاہیئے بڑے زور شور کے ساتھ جھٹکے دیکر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کرین اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالون کے فدا کرنے اور پیارے وقتون کو خدمت مین لگانے سے حاصل کرین۔ اور خدا تعالیٰ کے اُس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈرین جو وہ اپنی کلام عزیز مین فرماتا ہی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہین سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ مین وہ مال اور وہ چیزین خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہین۔

اس جگہہ مین اپنے چند اور دلی دوستون کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون جو اس الٰہی سلسلہ مین داخل اور میرے ساتھ سرگرمی سے دلی محبت رکھتے ہین۔ از انجملہ اخویم شیخ محمد حسین مرادابادی ہین۔ جو اس وقت مرادآباد سے قادیان مین آکر اس مضمون کی کاپی محض لِلّٰہ لکھ رہے ہین۔ شیخصاحب ممدوح کا صاف سینہ مجھے ایسا نظر آتا ہے جیسا آئینہ وہ مجھسے محض لِلّٰہ غایت درجہ کا خلوص و محبت رکھتے ہین اُن کا دل حُبّ لِلّٰہ سے پُر ہے اور نہایت عجیب مادہ کے آدمی ہین۔ مین انہین مراداباد کے لئے ایک شمع منور سمجھتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ وہ محبت اور اخلاص کی روشنی جو اُن مین ہے وہ کسی دن دوسرون مین بھی سرایت کریگی۔ شیخصاحب اگرچہ قلیل البضاعت ہین مگر دل کے سخی اور منشرح الصدر ہین ہر طرحسے اس عاجز کی خدمت مین مشغول رہتے ہین۔ اور محبت سے بھرا ہوا اعتقاد ان کے رگ و ریشہ مین رچا ہوا ہے ٭۔

از انجملہ اخویم حکیم فضلدین بھیروی ہین۔ حکیم صاحب ممدوح جسقدر مجھ سے محبت اور اخلاص

حاشیہ ٭ و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ طیار کیا ہے اور جیسے اور علوم مین فاضل جلیل ہین مناظرات دینیہ مین بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہین بہت سی عمدہ کتابون کے مولف ہین۔ حال مین کتاب تصدیق براہین احمدیہ بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ مین جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے ٭ منہ

اور حُسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے ہین مین اُس کے بیان کرنیسے قاصر ہون وہ میرے سچے خیرخواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہین۔ بعد اس کے جو خدا تعالی نے اس اشتہار کے لکھنے کیلئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے اُمیدین دلائین مینے کئی لوگون سے اس اشتہار کے لکھنے کا تذکرہ کیا کوئی مجھ سے متفق الرآے نہین ہوا۔ لیکن میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ مین ان سے ذکر کرتا خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے محرّک ہوئے اور اس کے اخراجات کیواسطے اپنی طرف سے سو روپیہ مار دیا۔ مین انکی فراست ایمانی سے متعجب ہون کہ اُن کے ارادہ کو خدا تعالی کے ارادہ سے توارد ہو گیا۔ وہ ہمیشہ در پردہ خدمت کرتے رہتے ہین۔ اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ اس راہ مین دیچکے ہین۔ خدا تعالی اُنہین جزاء خیر بخشے۔

ازآنجملہ میرے نہایت پیارے بھائی اپنی جدائی سے ہمارے دل پر داغ ڈالنے والے **میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم** و مغفور رئیس سامانہ علاقہ پٹیالہ کے ہین جو دوسری ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ مین اس جہان فانی سے انتقال کر گئے **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَاِنَّا بِفِرَاقِہٖ لَمَحْزُوْنُوْنَ**۔ میرزا صاحب مرحوم جسقدر مجھ سے محض للہ محبت رکھتے اور جسقدر مجھ مین فنا ہو رہے تھے مین کہان سے ایسے الفاظ لاؤن تا اُس عشقی مرتبہ کو بیان کر سکون اور جسقدر اُن کی بیوقت مفارقت سے مجھے غم اور اندوہ پہنچا ہے مین اپنے گزشتہ زمانہ مین اُسکی نظیر بہت ہی کم دیکھتا ہون وہ ہمارے فرط اور ہمارے میر منزل ہین جو ہمارے دیکھتے دیکھتے ہم سے رخصت ہو گئے جب تک ہم زندہ رہینگے اُنکی مفارقت کا غم ہمین کبھی نہین بھولے گا۔

ع دردیست در دلم کہ گراز پیش آب چشم ٭ بردارم آستین برود تا بدامنم۔ انکی مفارقت کی یاد سے طبیعت مین اُداسی اور سینہ مین قلق کے غلبہ سے کچھہ خلش اور دل مین غم اور آنکھون سے آنسو جاری ہو جاتے ہین۔ ان کا تمام وجود محبت سے بھر گیا تھا۔ میرزا صاحب مرحوم محبانہ جوشون کے ظاہر کرنے کیلئے بڑے بہادر تھے۔ اُنہون نے اپنی تمام زندگی اسی راہ مین وقف کر رکھی تھی مجھے امید نہین کہ انہین کوئی اور خواب بھی آتی ہو۔ اگرچہ میرزا صاحب بہت قلیل البضاعت آدمی تھے۔ مگر انکی نگاہ مین دینی خدمتون کے محل پر جو ہمیشہ کرتے رہتے خاک سے زیادہ مال بے قدر تھا۔ اسرار معرفت کے سمجھنے کے لئے نہایت درجہ کا فہم سلیم رکھتے تھے محبت سے بھرا ہوا یقین جو اس عاجز کی نسبت وہ رکھتے تھے خدا تعالی کے تصرف تام کا ایک معجزہ تھا اُن کے دیکھنے سے طبیعت ایسی خوش

ہوجاتی تھی جیسے ایک پھولوں اور پھلوں سے بھرے ہوئے باغ کو دیکھکر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ وہ بنظر ظاہر اپنے پس ماندوں اور اپنے خورد سال بچہ کو نہایت ضعف اور ناداری اور بے سامانی کی حالت میں چھوڑ گئے۔ اے خداوند قادر مطلق تو انکا متکفل اور متوّلی ہو اور ہمیں محبین کے دلوں میں الہام ڈال کہ اپنے اس بیچ ننگ بھائی کے پس ماندوں کے لئے جو بیکس اور بے سامان رہ گئے کچھ ہمدردی کا حق بجالاویں ؎

اے خدا اے چارہ سازِ ہر دل اندوہگین	اے پناہ عاجزاں آمرزگارِ مذنبین
از کرم آن بندہ خود را بہ بخشش ہا نواز	واین جدا اُفتادگاں را از ترحم ہا بہ بین

مینے بطور نمونہ اسجگہ چند دوستوں کا ذکر کیا ہے اور اسی رنگ اور اسی شان کے میرے اور دوست بھی ہیں جنکا مفصل ذکر انشاء اللہ ایک مستقل رسالہ میں کروں گا۔ اب مضمون طول ہوا جاتا ہے اسی پر بس کرتا ہوں۔

اور مین اسجگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میری سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ مین انکی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کرسکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹھنیوں کیطرح نظر آتے ہیں۔ جنکو میرا خداوند جو میرا متولّی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دیگا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اوّل انہیں دلسوزی اور اخلاص بھی تہا۔ مگر اب اُن پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہگئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ مونہہ سے اُکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں وہ تھک گئے اور درماندہ ہوگئے۔ اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبالیا سو مین سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دیئے جائینگے بجز اُس شخص کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل نئے سرے اُس کا ہاتھ پکڑ لیوے۔ ایسے بھی بہت ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے مجھے دیا ہے اور وہ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور مین انشاء اللہ کسی دوسرے اسجگہ میں بعض اُن لوگوں کا وسوسہ بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ذی مقدرت لوگ ہیں اور اپنے تئیں بڑا فیاض اور دینکی راہ میں فدا شدہ خیال کرتے ہیں۔ لیکن اپنے مالوں کو محل پر خرچ کرنیسے بکلی منحرف ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم کسی صادق مؤید من اللہ کا زمانہ پاتے جو دین کی تائید کے لیئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوتا تو ہم اُسکی نصرت کی راہ میں ایسے جھکتے کہ قربان ہی ہو جاتے مگر کیا کریں ہر طرف فریب اور مکر کا بازار گرم ہے مگر اے لوگو تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کیلئے جو ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اُسے شناخت نہیں کیا وہ

[illegible]

تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بہاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی سے طلبگار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اُسکی خدمت میں آؤ اُس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ان برکات کی بارشیں جو اسپر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اُس پر اُتر رہے ہیں اُنہیں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم انکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو یہہ تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان اپنی کوٹھری کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوے بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منور بھی کرے۔

بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا یہی تائید دین کے لئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں۔ اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو اُنہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں۔ اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھہ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقتوں میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کیطرف لیجاتا ہے۔ سو اے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اور ایسی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کیجاتی ہیں۔ یہہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے۔ اور شاید مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھہ مدد بھی ہو سکیں۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی

امیدون کا تمام مدار وانحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہین ہو سکتا اور اُس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہی جو شکوک وشبہات کی آلائشون کو دور کرتا اور ہوا وہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچا اطمینان کہ جو ایک دم مین روحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہین۔ پس کمال افسوس کی جگہہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتون اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیئے جوش رکھتے ہو اُس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہین۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کامون کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اول تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہین رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم مین وہ حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نکرو جب تک وہ اصل مطلب تمہین حاصل نہ ہو جائے۔ اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے بیّن طور پر تم مین ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بُت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سکنڈ مین ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو اور تمہاری تمام اوقات عزیزہ دنیا کی جق جق بک بک مین ایسی مستغرق ہو رہے ہین کہ تمہین دوسری طرف نظر اُٹھانے کی فرصت نہین۔ کبھی تمہین یاد بھی ہے کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے۔ کہان ہے تم مین انصاف۔ کہان ہے تم مین امانت کہان ہے تم مین وہ راستبازی اور خدا ترسی اور دیانت داری اور فروتنی جسکی طرف تمہین قرآن بلاتا ہے۔ تمہین کبھی بھولے بسرے برسوں مین بھی تو یاد نہین آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل مین نہین گزرتا کہ اُس کے کیا کیا حقوق تم پر ہین سچ تو یہ ہے کہ تمنے کوئی غرض کوئی واسطہ کوئی تعلق اُس قیوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہین اور اُس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ہرگز ایسا نہین۔ لیکن خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تمہین شرمندہ کرتا ہے۔ جبکہ وہ تمہین جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم مین نہین۔ اگرچہ تم اپنی دنیوی فکرون اور سوچون مین بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو۔ مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دور اندیشی صرف دنیا کے کنارون تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ

سے اُس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جسکی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحین پیدا کیگئی ہین تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنیوالی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جسکی خوشیان سچے اطمینان کے لایق اور دائمی ہین وہ ساری عمر مین ایکمرتبہ بھی تمہین یاد نہین آتا کیا بدقسمتی ہے کہ ایک بڑے امر اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھین بند کئے بیٹھے ہو۔ اور جو گذشتنی گذاشتنی امور ہین اُنکی ہوس مین دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو تمہین خوب خبر ہے کہ بلاشبہ وہ وقت تم پر آنیوالا ہے کہ جو ایکدم مین تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤن کا خاتمہ کردیگا مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی مین ہی برباد کر رہے ہو۔ اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک محدود نہین بلکہ تمام ناجائز وسیلے جھوٹھ اور دغا سے لیکر ناحق کے خون تک تمنے حلال کر رکھے ہین اور ان تمام شرمناک جرایم کے ساتھ جو تم مین پھیلے ہوئے ہین کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی سلسلہ کی ہمین ضرورت نہین۔ بلکہ اُس سے سخت عداوت رکھتے ہو۔ اور تمنے خدا تعالی کے آسمانی سلسلہ کو بہت ہلکا سمجھ رکھا ہے۔ یہانتک کہ اُس کے ذکر کرنے مین بھی تمہاری زبانین کراہت سے بھرے ہوے الفاظ کے ساتھ اور بڑی رعونت اور ناک چڑھانیکی حالت مین ہجو کا حق ادا کرتی ہین۔ اور تم بار بار کہتے ہو کہ ہمین کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ مین ابھی اس کا جواب دیچکا ہون کہ اس درخت کو اُس کے پہلون سے اور اس نیّر کو اُس کی روشنی سے شناخت کروگے۔ مینے ایکدفعہ یہ پیغام تمہین پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار مین ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو۔ اور میری باتون کو یاد رکھو یا لوح حافظہ سے بھلا دو۔

جیتے جی قدر بشر کی نہین ہوتی پیارو ❊ یاد آئینگے تمہین میرے سخن میرے بعد

خاتمہ ❊ مشتمل بر مرثیہ ❊ تفرقہ ❊ حالتِ اسلام

مے سزد گر خون ببارد دیدۂ ہر اہل دین	بر پریشان حالی اسلام و قحط المسلمین
دین حق را گردش آمد صعبناک و سہمگین	سخت شورے او فتاد اندر جہان از کفر و کین
آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب	مے تراشد عیب ہا در ذات خیر المرسلین
آنکہ در زندان ناپاکی ست محبوس و اسیر	ہست در شان امام پاکبازان نکتہ چین
تیر بر معصوم مے بارد خبیثے بد گہر	آسمان را می سزد گر سنگ بارد بر زمین۔

پیش چشمانِ شما دراسلام خاک افتاد
چیست عذرے پیش حق ای مجمع المتنعّمین

هرطرف کفرست جوشان همچو افواج یزید
دین حق بیمار وبیکس همچو زین العابدین

مردم ذی مقدرت مشغول عشرتهائے خویش
خرّم وخندان نشسته بابتانِ نازنین

عالمان را روز وشب باهم فساد ازجوش نفس
زاهدان غافل سراسر از ضرورتهائے دین

هرکسے ازبهرِ نفسِ دونِ خود طرفے گرفت
طرفِ دین خالی شد وهردشمنے جست ازکمین

اے مسلمانان چه آثارِ مسلمانی همین ست
دین چنین ابتر شما در جیفهٔ دُنیا رهین

کاخ دنیا را چه استحکام درچشمِ شماست
یامگر ازدل برون گردید موت اولین

دَورِ موت آمد قریب ای غافلان فکرش کنید
دَورِ مے تاکے بخوبان لطیف ومه جبین

نفس خود را بستهٔ دُنیا مدار ای هوشمند
ورنه تلخی ها ببینی وقتِ انفاس پسین

دل مده الّا بدلدارے که حُسنش دایمست
تاسرورِ دائمی یابی زخیرالمحسنین

آن خردمندے که او دیوانهٔ راهش بود
هوشیارے آنکه مستِ روئے آن یارِ حسین

هست جامِ عشقِ اُو آبِ حیاتِ لازوال
هرکه نوشیدست او هرگز نمیرد بعد ازین

ای برادر دل منه در دولت دنیاءِ دون
زهرِ خون ریزست درهر قطرهٔ این انگبین

تاتوانی جهد کن ازبهرِ دین باجان ومال
تازربّ العرش یابی خلعتِ صد آفرین

ازعمل ثابت کن آن نورے که درایمان نشست
دل چو دادی یوسفے را راه کنعان را گزین

یادایامیکه این دین مرجعِ هرکیش بود
عالمے را وارهانید ازره دیو لعین

برزمین گستر وظل تربیت از نورِ علم
پائے خود مے زد زعز وجاه برچرخ برین

این زمانے آنچنان آمد که هرابن الجهول
ازسفاهت میکنند تکذیبِ این دین متین

صدهزاران ابلهان ازدین برون بردند رخت
صدهزاران جاهلان گشتند صید الماکرین

برمسلمانان همه ادبار زین راه اوفتاد
کزپئے دین همتِ شان نیست باغیرت قرین

گربگردد عالمے ازراه دین مصطفےٰ
ازره غیرت نمے جنبند هم مثلِ جنین

فکر ایشان غرق هردم درره دنیاءِ دون
مالِ ایشان غارت اندرراه نسوان وبنین

هرکجا درمجلسے فسق ست ایشان صدرشان
هرکجاهست ازمعاصی حلقهٔ ایشان نگین

باخرابات آشنا بیگانه ازکوئے هُدیٰ
نفرت ازارباب دین باے پرستان همنشین

رو بگردانید دلدارے کہ صد اخلاص داشت
آن زمانِ دولت و اقبال ایشان درگذشت
از رہِ دین پرورے آمد عروج اندر نخست
یا الٰہی باز کے آید ز تو وقتِ مدد
این دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جان ما گداخت
اے خدا زود آ و برما آبِ نصرت ہا ببار
اے خدا نورِ ہدیٰ از مشرقِ رحمت برآر
چون مرا بخشیدۂ صدق اندرین سوز و گداز
کاروبار صادقان ہرگز نماند ناتمام

چون ندید اندر دل این قوم صدق المخلصین
شومیٔ اعمال شان آورد ایامی چنین
باز چون آید بباید ہم ازین رہ بالیقین
باز کے بینیم آن فرخندہ ایام و سنین
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دین
یا مرا بردار یا رب زین مقامِ آتشین
گمرہان را چشم کن روشن ز آیاتِ مبین
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی درین
صادقان را دستِ حق باشد نہان در آستین

اشتہار عام معترضین کی اطلاع کیلئے

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جسقدر مختلف فرقے اور مختلف رائے کے آدمی اسلام پر یا تعلیم قرآنی پر ہمارے سید و مولیٰ جناب عالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں یا جو کچھ ہمارے ذاتی امور کے متعلق نکتہ چینیاں کر رہے ہیں یا جو کچھ ہمارے الہامات اور ہماری الہامی دعاوی کی نسبت انکے دلوں میں شبہات اور وساوس ہیں۔ اُن سب اعتراضات کو ایک رسالہ کی صورت پر نمبروار مرتب کر کے چھاپ دیں اور پھر انہیں نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے ہر ایک اعتراض اور سوال کا جواب دینا شروع کریں۔ لہٰذا عام طور پر تمام عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور دہریوں اور برہمیوں اور طبیعیوں اور فلسفیوں اور مخالف الرائے مسلمانوں وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص جو اسلام کی نسبت یا قرآن شریف اور ہمارے سید اور مقتداء خیر الرسل کی نسبت یا خود ہماری نسبت ہمارے منصب خداداد کی نسبت ہمارے الہامات کی نسبت کچھہ اعتراضات رکھتا ہے۔ تو اگر وہ طالب حق ہی۔ تو اُس پر لازم و واجب ہی کہ وہ اعتراضات خوشخط قلم سے تحریر کر کے ہمارے پاس بھیجدے تا وہ تمام اعتراضات ایک جگہہ اکٹھے کر کے ایک رسالہ میں نمبروار ترتیب دیکر چھاپ دیئے جائیں اور پھر نمبروار ایک ایک کا مفصل جواب دیا جائے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ ہجری

اعلان

اس رسالہ کے ساتھ دو اور رسالے تالیف کئے گئے ہین جو درحقیقت اسی رسالہ کے جزو ہین۔ چنانچہ اس رسالہ کا نام فتح اسلام اور دوسرے کا نام توضیح مرام اور تیسرے کا ازالۂ اوہام ہے۔

المعــــلن

میرزا غلام احمد از قادیان

فہرست کامل کتب موجودہ

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب	۲ر	انوار الاسلام	۴ر
تحفہ قیصریہ	۲ر	سر الخلافہ	۸ر
حجۃ اللہ	۸ر	آئینہ کمالات اسلام	[illegible]
سراج منیر	۴	اتمام الحجہ	۳ر
رسائل اربعہ یعنی انجام آتھم وغیرہ معہ ضمیمہ	[illegible]	تحفہ بغداد	۲ر
ست بچن آریہ دھرم	[illegible]	شحنہ حق	۶ر
نور القرآن حصہ اول	۴ر	براہین احمدیہ حصہ چہارم	[illegible]
" " حصہ دوم	۸ر	ازالہ اوہام	[illegible]
ضیاء الحق	۶ر	فتح اسلام	۲ر
نور الحق حصہ اول	۱۲ر	توضیح مرام	۲ر
" " " دوم	۶ر	درثمین	۳ر
برکات الدعا	۲ر	نشان آسمانی	۳ر
حمامۃ البشریٰ	عمر	سرمہ چشم آریہ	۱۲ر
کرامات الصادقین	عمر	تصدیق براہین احمدیہ	[illegible]

شہادت القرآن	۶ر	تحقیق الاسلام رد نصاریٰ	۴ر
فتوح الشام نظم کامل ...... مجلد	۱۲ر	عصمت الانبیاء	۲ر
جنگ مقدس	۸ر	ہدایت المنافقین	۱ر
لکچر ایک عیسائی فاضل کی شہادت دربارہ حقیت اسلام	۱ر	مباحثہ حیات وفات مسیح علیہ السلام	۱ر
تحذیر المومنین	۸ر		